انوارِ شریعت
سُنّی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ——— ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

سے یُنادی صارعاً بخضوع قلب وذل وابتهال والتجاء !

رسول الله یا خیر البرایا نوالك ابتغی یوم القضاء

یعنی جبکہ آپ سے حضوری حاجت طلب کرتی ہو تو تضرع وخضوع و تذلل وزاری قلب سے سب کچھ بجالاوے یس ان تمام دلائل قاطع سے ثابت ہوا کہ آپ کی ذات کو حاضر وناظر سمجھنا کفر و شرک نہیں اور آپ کی ذات ہر جگہ حاضر وناظر ہو سکتے ہیں۔ اور ان پر کوئی قید نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

سوال :۔ وہابی ومرزائی وشیعہ وچکڑالوی کا وعظ سننا جائز ہے یا نہیں۔ قرآن مجید واحادیث شریف وآثار صحابہ سے جواب دو۔

جواب :۔ بیشک فرقہ وہابیہ وشیعہ وچکڑالوی ونیچری وغیرہ مذاہب باطلہ کا وعظ سننا اور ان کو مسند اہل اللہ پر بیٹھانا نزدیک مذہب حقہ یعنی اہلسنت وجماعت کے جائز نہیں اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہدایت کرنا اسی شخص کا کام ہوتا ہے جو خود راہ ہدایت پر ہو اور حدیث کا مصداق ہو نہ ہو وہ شخص کہ گرشتے گمراہی وضلالت میں مستغرق ہو کر سرگرداں وپریشان حال رہتا ہو اور قرآن مجید واحادیث شریف وآثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہو چکا ہے کہ ظالموں اور فاسقوں اور اہل بدعت واہل ہوا کے ساتھ مجالست وموانست ومواکلت ومشاربت کرنا منع ہے۔ وھو ہذا : لا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین اور اسکی تفسیر تفسیر احمدی میں اسطرح مذکور ہے اِنَّ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ هُمُ الْمُبْتَدِعُ وَالْفَاسِقُ وَالْکَافِرُ وَالْقُعُوْدُ مَعَ کُلِّهِمْ یعنی ظالم لوگ بد مذہب وفاسق وکافر ہیں ان سب کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔ اور دوسری جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ظالم لوگوں کیطرف میل مت کرو کہ تم کو ان کے سبب سے دوزخ کی آگ چھوئے۔

اور علاوہ اسکے قرآن مجید کا یہ بھی حکم ہے کہ اگر تمہارے پاس فاسق خبریں لے کر آئیں تو ان پر اعتماد نہ کرنا تا وقتیکہ اسکو اچھی طرح جانچ نہ لو۔ وھو ہذا : یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا یعنی اے ایماندارو اگر تمہارے پاس فاسق خبر لائے تو اسکو تحقیق کر و یعنی فاسق کے کہنے پر اعتماد نہ کرو تا وقتیکہ اسکی پڑتال نہ کر و تفرقو ولا تفسحوا نقل از خازن کبیر اور طبرانی وغنیۃ الطالبین صفحہ ۹۱ میں معاذ بن جبل و حضرت انس رضی اللہ عنہما سے بایں طور منقول ہے۔ وَاِنَّهٗ یَجِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْتَقِصُوْنَهُمْ اَلَا فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ مَعَهُمْ (ترجمہ) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ ہوا ایسا

مبتدع کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ پیو اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ اور نہ ان کے ساتھ رشتہ بندی کرو۔ اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب تم بدمذہب کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کے ساتھ دیکھو اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز مذکور ہے۔ فرمایا آپ نے رُبَّ عَابِدٍ جَاهِلٍ وَّعَالِمٍ فَاجِرٍ فَاحْذَرُوْا۔ یعنی بہت عابد جاہل ہو جائیں گے اور بہت عالم تباہ کار اور تم جاہل عابدوں اور تباہ کار عالموں سے بچو۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کہ قابل اس امر کے نہ ہو تو اسکو اس امر پر مقرر نہ کیا جاوے اور کسی شخص نے ایسا کر بھی دیا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی خیانت کی اور ایک روایت میں نیز اسطرح مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ یا حضرت فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے تو فرمایا آپ نے مجھے معلوم ہے کہ اس نے کوئی بدمذہبی کا طریق ایجاد کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اسکو میرا سلام نہ کہنا اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بدمذہب کو سلام کہنا گویا اسکو دوست بنانا ہے۔ وھو ھذا۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَاَمَّا مَنَّا اِمَامُ اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَحَبَّهٗ۔ اور ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک دن ایک بدمذہب نے امام ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوبکر آپ کی خدمت میں ایک حدیث بیان کرنی چاہتے ہیں۔ فرمایا نہ۔ اور انہوں نے کہا کہ ایک آیت قرآن مجید کی۔ تو فرمایا تم چلے جاؤ یا میں خود چلا جاؤں گا۔ اور آخر وہ دونوں چلے گئے۔ اور بعد میں ان سے کسی نے کہا کہ یا حضرت اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی آپ کے آگے پڑھتے تو کیا حرج تھا۔ فرمایا کہ میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر کچھ معنی میں تحریف کرتے اور میرے جی میں جگہ کرتی۔ اور حضرت حسن بصری و محمد بن سیرین نے کہا کہ بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور سلامت صالحین کا یہ طریق تھا کہ جب کسی بدمذہب کو دیکھتے تو اس راستے سے کنارہ کشی کر جاتے تھے۔ کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ بلا کھجلی کیطرح اڑ کر لگتی ہے۔ اور امام غزالی کتاب احیاء العلوم باب منکرات مساجد میں تحریر کرتے ہیں فَاَمَّا وَعْظُ الْمُبْتَدِعِ فَيَجِبُ مَنْعُهٗ وَلَا يَجُوْزُ حُضُوْرُ مَجْلِسِهٖ اِلَّا عَلٰى قَصْدِ اِظْهَارِ الرَّدِّ عَلَيْهِ یعنی مبتدع واعظ کا روکنا واجب ہے۔ اور اسکے وعظ میں جانا ناجائز ہے مگر جبکہ اسکے رد کرنے کا قصد ہو۔ اور علامہ طحاوی نے لکھا ہے اَمَّا الْفَاسِقُ الْعَالِمُ فَلَا يُقَدَّمُ لِاَنَّ فِيْ تَقْدِيْمِهٖ تَعْظِيْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا یعنی اگر فاسق عالم سب سے زیادہ صاحب علم ہو تو اسکو امام بنانا جائز نہیں

کیونکہ اسکو آگے کرنا اسکی تعظیم لازم آتی ہے حالانکہ اسکی اہانت کرنا شرعاً واجب ہے اور ایسا ہی صاحب حلبی نے شرح منیہ میں لکھا ہے اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَیْثُ الْاِعْتِقَادِ وَھُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَیْثُ الْعَمَلِ یعنی بدمذہب عقیدہ کا فاسق ہے اور وہ عمل کے فسق سے بدتر ہے۔ اور کتاب مسلم بروایت ابوہریرہ سے اسطرح مذکور ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ (ترجمہ) یعنی فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ آخر زمانہ میں فریبی اور مکار اور جھوٹے لوگ آئیں گے اور لائیں گے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ نہ سنی ہونگی تمنے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے اور تم اپنے آپکو ان سے بچاؤ اور ان کو اپنے سے ایسا نہ ہو کہ تمکو کہیں گمراہ نہ کر دیں۔ اور فتنہ فساد میں نہ ڈالدیں۔ اور ایک روایت بخاری و مسلم میں اسطرح سے منقول ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم کم سن کم عقل اور سوا حدیث و قرآن کے انکی گفتگو نہ ہوگی اور قرآن پڑھے گی لیکن ان کے گلے سے قرآن نیچے نہ اتریگا۔ یعنی دین سے خارج ہونگے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور اس حدیث کے اخیر الفاظ یہ ہیں۔ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ الحدیث مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ اور صاحب ترمذی نے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُ الذِّیَابِ یعنی فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہونگی اور دل ان کے بھیڑیوں سے زیادہ سخت ہونگے۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب اپنی تفسیر میں ذیل اس آیت کریمہ وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ کے لکھا ہے کہ ایماندار آدمی کو ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا وغیرہ نہ چاہیئے۔ وھو ہذا: فَاِنَّہٗ لَا یُوَانِسُ الْمُبْتَدِعَ وَلَا یُجَالِسُہٗ وَلَا یُوَاکِلُہٗ وَلَا یُشَارِبُہٗ مطلب یہ ہے کہ ایماندار کو جائز نہیں کہ وہ بد مذہب کے ساتھ محبت کرے یا اسکے ساتھ بیٹھے یا اسکے ساتھ کھائے یا پیئے۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کے ایمان میں نقصان پہنچے گا۔ پس ان تمام دلائل قاطع سے یہ ثابت ہوا کہ اہلسنت وجماعت کو ہرگز ہرگز نہیں چاہیئے کہ فرقہ ہوائیہ مثل شیعہ و وہابی و مرزائی و چکڑالوی و نیچری وغیرہ کو اپنے مسند اہل اللہ پر جگہ دیں اور ان کا وعظ سنیں اور ان کی بات پر اعتماد کریں۔ بقول شخصے۔ تعجب ہے کہ بے ہنر مسند اہل ہمیر ندو بے ہنراں جائے ایشاں گیرند: **شعر**

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ۔۔۔ در ہما از جہاں شود معدوم

لہذا برادران اہلسنت وجماعت کو چاہیئے کہ فرقہ عدو اللہ کو مسند اہل اللہ پر ہرگز نہ بیٹھنے دیں ورنہ نتیجہ اسکا اچھا نہ ہوگا۔

منشیں بابداں کہ صحبت بد گرچہ پاکی ترا پلید کند

باقی ذکر مفصل اسکا طرد المبتدعین عن مجالس المسلمین اور قہر کبریائی بر قلعہ شاتی میں جو فقیر کی تصنیف میں سے ہے ملاحظہ کریں۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

سوال:۔ مبتدع فرقہ یعنے ضالہ فرقہ اور اہلسنت والجماعت فرقہ کون ہے؟

جواب:۔ اسکا مفصل ذکر جلد اول و دوئم و سوم و چہارم میں گذر چکا ہے اور مختصر بات یہ ہے کہ اہلسنت و جماعت وہ فرقہ ہے جو ائمہ اربعہ سے کسی ایک کا پیرو ہو کر چلے۔ اور اسی فرقہ کو ناجی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ صاحب طحطاوی نے کتاب الذبائح میں ذکر کیا ہے۔ وہو ہذا۔ وَهُوَ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِيْ مَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَهُمُ الْحَنَفِيُّوْنَ وَالْمَالِكِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ یعنی نجات پانے والا گروہ آج کے دن جمع ہے چار مذاہب میں وہ حنفی اور مالکی شافعی اور حنبلی ہیں۔ جو ان ہر چہار مذاہب سے خارج ہے وہ بدمذہب جہنمی ہے اور مجموعی طور پر ان ہر چہار مذاہب کو اہلسنت و جماعت کہا گیا ہے۔ کیونکہ بجہت عقاید اصولیہ یہ ایک ہی ہیں اور بحیثیت اختلاف مسائل فروعیہ ہیں ان کو الگ الگ گنا گیا ہے ورنہ دراصل یہ چاروں ناجی ہیں۔ اور اسکی تائید پر خود قرآن مجید شاہد ہے۔ وہو ہذا۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یعنی اے امت مرحومہ اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے تابع ہو جاتے مگر تھوڑے۔ پس اس آیت شریفہ سے ثابت ہوا کہ جو بڑی جماعت مسلمانوں کی ہے ان پر ہی اللہ کریم کا فضل اور رحمت ہوئی اور وہی اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ اور حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیز اس بات پر شاہد ہے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنی فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ پیروی کرو تم بڑی جماعت کی۔ پس جو بڑی جماعت سے نکلا وہ جہنم میں ڈالا گیا۔ اور ایک حدیث میں ہے لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ یعنی میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ پس ان تمام دلائل قاطع سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جماعت کثیر مسلمانوں کی حق پر ہوگی اور وہی خلود جنت کا حق رکھتی ہے۔ پس اب ذرا فرقہ وہابیہ وچکڑالویہ ومرزائیہ وشیعہ کو انصاف اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ گروہ مسلمانوں سے کونسا گروہ گروہ کثیر ہے۔ اور جواب دیں اور میں کہتا ہوں کہ اگر تمام گروہ بھی جمع کریں تو پھر بھی اہلسنت و جماعت کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔

واللہ اعلم بالصواب